Research Journal Ulum-e-Islamia
Journal Home Page: https://journals.iub.edu.pk/index.php/Ulum-e-Islamia/
E-Mail:muloomi@iub.edu.pk ISSN: 2073-5146(Print) ISSN: 2710-5393(Online)
Vol.No: 33, Issue:01. (Jan-Jun 2026) Date of Publication: 23-03-2026
Published by: Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

دورِ حاضر کے جنگی تنازعات میں ماحولیات کا تحفظ: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

ڈاکٹر صدام حسین

لیکچرار، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ۔

Email of corresponding author: saddamhasni1@gmail.com

دانش محمود خان

پی ایچ ڈی سکالر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیرہ اسماعیل خان۔

گل احمد

پی ایچ ڈی سکالر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ۔

تعارف:

انسانی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ جنگ ہمیشہ انسانی معاشروں کا حصہ رہی ہے۔ کبھی یہ جنگیں زمین اور وسائل پر قبضے کے لیے لڑی گئیں، کبھی مذہبی اختلافات اور سیاسی طاقت کے حصول کے لیے۔ لیکن جدید دور کی جنگیں اپنی نوعیت اور اثرات کے لحاظ سے ماضی کی جنگوں سے کہیں زیادہ تباہ کن ہیں۔

ماضی میں جنگیں اگرچہ خون ریزی اور جانی نقصان کا باعث بنتی تھیں، لیکن ان کے اثرات محدود اور مقامی نوعیت کے ہوا کرتے تھے۔ آج کی جنگیں جدید ٹیکنالوجی، کیمیائی ہتھیاروں، ایٹمی اسلحے اور بھاری مشینری کے استعمال کی وجہ سے عالمی ماحول کو متاثر کرتی ہیں۔ ایک ملک میں ہونے والی جنگی سرگرمی کا دھواں اور آلودگی ہزاروں میل دور کے ممالک کے ماحول کو بھی متاثر کرتا ہے۔

ماحولیات کا تحفظ آج کے دور میں انسانی بقا سے براہِ راست جڑا ہوا ہے۔ اقوامِ متحدہ اور دیگر عالمی ادارے اس حقیقت کو تسلیم کر چکے ہیں کہ ماحولیاتی تباہی کے نتیجے میں پانی اور خوراک کے بحران جنم لیتے ہیں، جو بالآخر مزید جنگوں اور تنازعات کا سبب بنتے ہیں۔ گویا ماحولیات کا تحفظ صرف ایک سائنسی مسئلہ نہیں بلکہ ایک سیاسی، سماجی اور اخلاقی مسئلہ بھی ہے۔

اسلام اس حوالے سے ایک جامع اور متوازن نظریہ پیش کرتا ہے۔ قرآن و سنت میں ماحولیات کے تحفظ کی اہمیت پر بارہا زور دیا گیا ہے۔ خاص طور پر سیرت النبی ﷺ ہمیں ایسے اصول فراہم کرتی ہے جو نہ صرف عام حالات میں بلکہ جنگی حالات میں بھی ماحولیات کے تحفظ کو یقینی بناتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات ہمیں یہ بتاتی ہیں کہ جنگ میں بھی اعتدال اور اخلاقیات کو قائم رکھنا ضروری ہے اور ماحول کو تباہ کرنا ظلم کے زمرے میں آتا ہے۔

اسلام ایک ایسا دین ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں انسانیت کو توازن اور عدل کی تعلیم دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت میں ہمیں نہ صرف عبادات اور اخلاقیات کی تعلیم ملتی ہے بلکہ معاشرتی و فطری زندگی کے تحفظ کے اصول بھی واضح نظر آتے ہیں۔ ماحولیاتی تحفظ کے سلسلے میں آپ ﷺ کی

تعلیمات آج کے ماحولیاتی بحران میں رہنمائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔

زمین میں عدم فساد کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے زمین اور ماحول کو فطرت کے تقاضوں کے مطابق بنایا۔ انسانیت اسی زمین سے مختلف قسم کے فوائد حاصل کرتی ہے۔ لیکن اگر زمین اپنی فطرت پر برقرار نہ رہے تو وہ انسانیت کے فائدے کے بجائے نقصان دہ بن جاتی ہے۔ زمین کی فطرت میں اصلاح اور فائدہ ہے لیکن انسان اپنے جز وقتی اور ذاتی فائدے کے لیے زمین کو مختلف کیمیاؤں اور آئٹم سے اپنی نسلوں کے لیے نقصان دہ بنا دیتا ہے۔ جنگوں سے زمین کی قدرتی ساخت متاثر ہوتی ہے جو کاشت کاری کے قابل نہیں رہتی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زمین میں فساد پھیلانے سے منع فرمایا ہے:

وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا۔(1)

ترجمہ: اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو۔

نبی کریم ﷺ نے اس حکم کو اپنی حیات طیبہ میں عملی طور پر پیش کیا۔ زمین پر فساد کرنے سے منع فرمایا اور زمین کے باقاعدہ حقوق بیان فرمائے:

إن الدنيا خضرة حلوة , وإن الله مستخلفكم فيها , فناظر كيف تعملون (2)

ترجمہ: دنیا ہری بھری اور میٹھی ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے، تو وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

جنگی تنازعات کے زمین پر اثرات:

جنگ کی صورت میں زمین پر بہت گہرے اور دور رس اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ زمین جو انسانوں اور جانوروں کے رہنے کا مسکن اور ان کی غذا کا ذریعہ ہے جنگ کی صورت میں بارود سے زمین کی زرخیزی ختم ہو جاتی اور زمین کاشت کے قابل نہیں رہتی۔ زمین میں ایسے کیمیکل ڈالے جاتے ہیں جو برسوں تک زمین کی پیداواری صلاحیت کو مار دیتے ہیں اور انسانیت کے لیے مختلف بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ یٰسین میں زمین کے فوائد بتاتے ہوئے فرمایا:

وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚۖ اَحْيَيْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ۔ وَ جَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ۔ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ۔(3)

ترجمہ: اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور پھر اس سے اناج نکالا تو اس میں سے کھاتے ہیں۔ اور ہم نے اس میں باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے اس میں کچھ چشمے بہائے کہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں تو کیا حق نہ مانیں گے۔

زمین کو حضور ﷺ نے ماں کا درجہ دیا ہے فرمایا:

وَ تَحَفَّظُوا مِنَ الْأَرْضِ فَإِنَّهَا أُمُّكُمْ وَ لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ يَعْمَلُ خَيْراً أَوْ شَرّاً إِلَّا وَ هِيَ مُخْبِرَةٌ بِهِ.(4)

ترجمہ: زمین کی حفاظت کریں کیونکہ یہ تمہاری ماں کا مقام رکھتی ہے، اور اس روئے زمین پر کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو کوئی نیک یا برا عمل انجام دیتا ہو مگر یہ کہ زمین اس کی خبر دیتی ہے۔

انسان اگر زمین پر زندہ رہنا چاہتے ہیں تو انہیں زمین کو بھی زندہ رکھنا ہو گا اور دوران جنگ اس کا تحفظ کرنا ہو گا۔

جنگی تنازعات میں پانی کی حفاظت:

پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ ہر جاندار کی زندگی کی بقاء کے لیے صاف پانی بہت ضروری ہے۔ جنگ کی صورت میں بمباری، دھماکوں اور کیمیکل سے پانی زہر آلود بن جاتا ہے جو مختلف بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ جنگوں کی وجہ سے واٹر سپلائی کا نظام متاثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے شہریوں کو پینے کے پانی کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جنگ سے ندی نہریں، دریا اور سمندر ٹوٹ جاتے ہیں جس سے پانی کا ضیاع بھی ہوتا ہے اور سیلاب کی وجہ سے انسانوں کے لیے مصیبت بن جاتا ہے۔ پانی ماحول کا اہم جزو ہے اگر اس کی حفاظت کی جائے اور اعتدال سے استعمال کیا جائے تو انسانیت کی زندگی ہے اگر بے اعتدالی کی جائے تو انسانیت کے لیے مصیبت بن جاتا ہے۔

نبی ﷺ نے پانی جیسی قیمتی نعمت کے ضیاع سے سختی سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے وضو کے دوران بھی اسراف کو ناپسند فرمایا، حتیٰ کہ جب آپ کے سامنے کسی نے وافر پانی کے ساتھ وضو کیا تو فرمایا:

"ما هذا السرف؟ فقال افي الوضوء اسراف؟ قال: نعم،وان كُنْتَ عَلَى نَهرٍ جَارٍ"(5)

ترجمہ: اسراف نہ کرو، چاہے تم بہتے دریا کے کنارے ہی کیوں نہ ہو۔

پانی کو کیمیکلز کے ذریعے زہرلود بنانا یا گندہ کرنے سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

انه ﷺ نهى ان يبال في الماء الراكد۔(6)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی (جھیل، تالاب اور جوہڑ وغیرہ) میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ کا اصول "پانی میں اسراف نہ کرنا" ہمیں آج یہ پیغام دیتا ہے کہ پانی کی حفاظت، منصوبہ بندی، ذخیرہ اندوزی اور منصفانہ تقسیم کے ذریعے بحران پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اسراف عام طور پر ضائع ہونے کے یا زیادہ استعمال کے معنیٰ میں لیا جاتا ہے لیکن پانی کو بے فائدہ اور نقصان دہ بنانا بھی اسراف میں شامل ہے۔ لہذا جنگی قوانین میں پانی کی حفاظت کو یقینی بنانا بھی وقت کی اشد ضرورت ہے۔

شجر کاری اور درختوں کا تحفظ:

بہت سی جنگیں جنگلات میں لڑی جاتی ہیں، فوجی خود کو محفوظ بنانے کے لیے جنگلات کا رخ کرتے ہیں، لیکن وہ جنگیں جنگلات کو اور ماحولیات کو بے دریغ نقصان پہنچاتی ہیں۔ جنگلات انسانی ماحول، انسانی صحت، بارش اور جانوروں کی خوراک کے لیے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ جنگ کے دوران جب قدرتی وسائل بجلی گیس انسان کے پہنچ سے دور ہو جاتے ہیں تو انسان اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جنگلات کو کاٹنا شروع کر دیتا ہے جس کا نقصان ماحول کو ہوتا ہے۔

جنگوں کے دوران فصلات کو تباہ کر کے دشمن کو معاشی نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ جنگلات کو کاٹ کر یا جلایا جاتا ہے تاکہ دشمن کی پناہ گاہیں ختم ہوں، مگر اس عمل سے لاکھوں جانداروں کا مسکن بھی تباہ ہوتا ہے۔ درخت جو آکسیجن پیدا کر کے انسانیت کے لیے ماحول اور فضا کو پاک صاف بناتے ہیں، اور سیلاب کی صورت میں پانی کے لیے رکاوٹ کا سبب بنتے ہیں۔ ان کے علاوہ انسانوں کی ہزاروں ضروریات کو پورا کرتے ہیں، لیکن جنگ کی صورت میں ماحول اور مستقبل کی فکر نہیں کی جاتی بلکہ اپنی انا اور ذاتی مفادات کو ترجیح دی جاتی ہے۔

نبی ﷺ نے شجر کاری کو صدقہ قرار دیا اور فرمایا:

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ، أَوْ إِنْسَانٌ، أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ"(7)

ترجمہ: کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت لگائے یا کھیتی میں بیج بوئے، پھر اس میں سے پرندے، انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس بندے) کی طرف سے صدقہ شمار ہوتا ہے۔

دور حاضر میں درختوں اور جنگلات کے لیے بین الاقوامی طور پر قانون سازی کی ضرورت ہے، درختوں کو انسانوں جیسی حیثیت دی جائے اور نقصان پہنچانے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں تاکہ موحول کو محفوظ بنایا جاسکے۔ رسول اللہ ﷺ نے درخت لگانے کو صدقہ قرار دیا۔ اگر مسلم دنیا سیرتِ نبوی ﷺ کے اس پہلو کو اپنائے اور بڑے پیمانے پر شجر کاری مہم چلائے تو نہ صرف فضائی آلودگی کم ہو گی بلکہ پانی کے ذخائر اور زمین کی زرخیزی بھی بحال ہو سکتی ہے۔

حیوانات اور حشرات الارض کا تحفظ:

جنگلی حیات کا بقا انسانوں کے لیے بے حد ضروری ہے۔ جنگلی حیات ضرر اشیاء کو کھا کر انسانوں کو نقصان سے بچاتے ہیں، اسی طرح آبی حیات پانی میں مردہ اور نقصان دہ بیکٹیریا کو کھا کر دوسرے جانوروں کو نقصان سے بچاتے ہیں۔ لیکن جنگ کی وجہ سے جنگلی حیات نہ صرف مر جاتے ہیں بلکہ علاقہ

چھوڑ کر معدوم ہو جاتے ہیں۔

آج کل جنگوں میں انسانیت کی کوئی حیثیت نہیں رہی تو جانوروں کی حفاظت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جانور اور حشرات الارض کا وجود ماحول کی خوبصورتی کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ جنگوں میں جانوروں کا بھی بے دریغ قتل کیا جاتا ہے، ان کے مسکن جیسے جنگلوں، سمندروں اور زمین کو رہنے کے قابل نہیں چھوڑا جاتا ہے جس کی وجہ سے حشرات الارض اور کیڑے مکوڑوں میں بہت کمی واقع ہو رہی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں ہمیں اس بارے میں بھی رہنمائی ملتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

" مامن انسان قتل عصفور فما فوقها بغير حقها، الا ساله الله عزوجل عنها، قيل: يا رسول الله ﷺ وما حقها؟ قال: يذبحها فياكلها، ولا يقطع راسها يرمى بها۔"(8)

ترجمہ: جو انسان کسی چڑیا یا اس سے بڑے پرندے (یا جانور وغیرہ) کو بلا ضرورت (اور مجبوری کے) قتل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اس بارے میں جواب طلب کرے گا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! اس پرندے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ذبح کر کے کھائے اور (محض شوقِ شکار کے لیے) اس کا سر کاٹ کے نہ پھینک دے۔

نبی ﷺ نے جانوروں کے حقوق پر بھی زور دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جانوروں کو بلاوجہ مارنا یا ان کو تکلیف دینا ظلم ہے۔ جنگی حالات میں اکثر جانوروں کے مسکن تباہ ہو جاتے ہیں، مگر سیرتِ نبوی ﷺ ہمیں ان کے ساتھ عدل اور رحمت کا درس دیتی ہے۔

جنگی تنازعات میں فضائی آلودگی:

جانداروں کی زندگی کا انحصار ہوا پر ہے۔ ہوا اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اس کا تحفظ ہر انسان کی ذمہ داری ہے لیکن جدید جنگوں میں استعمال ہونے والے ہتھیار بڑی مقدار میں دھواں، زہریلی گیسیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا کرتے ہیں، جو فضائی آلودگی میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں۔ اسی طرح جنگی مشینری سے خارج ہونے والا کاربن، عمارتوں کے منہدم ہونے سے بننے والا دھواں ہمیشہ سے کے لیے فضا کا حصہ بن جاتا ہے۔ فضا میں موجود مختلف قسم کی گیسں، کاربن، دھواں، گرد و غبار اور فضائی ذرات مختلف قسم کی بیماریوں کا سبب بنتی ہیں۔ جیسے سانس کی بیماریاں، پھیپھڑوں کی بیماریاں اور کینسر جیسی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

فضائی آلودگی صرف انسانوں کو متاثر نہیں کرتی بلکہ جانوروں اور پودوں پر بھی نہایت منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ فلورائیڈ اور سنکھیا جیسے زہریلے مادوں کی وجہ سے پالتو مویشیوں اور جنگلی حیات پر گہرے منفی اثرات مترب ہوتے ہیں۔ جب کہ فضا میں شامل سلفر ڈائی آکسائیڈ اور سلفیورک ایسڈ کی زیادہ مقدار کی وجہ سے پودے، درخت اور دیگر نباتات بھی متاثر ہو رہے ہیں۔(9)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہوا کے نقصاندہ اثرات کا ذکر اس آیت کریمہ میں کیا ہے:

وَ لَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ یَكْفُرُوْنَ۔(10)

ترجمہ: اور اگر ہم (خشک) ہوا بھیج دیں اور وہ (اپنی) کھیتی کو زرد ہوتا ہوا دیکھ لیں تو اس کے بعد وہ (پہلی تمام نعمتوں سے) کفر کرنے لگیں گے۔

فضائی آلودگی کی روک تھام کے لیے اقوام متحدہ کا 1979ء کو ایک کنونشن جینوا میں منعقد ہوا، جسے منظور کر کے 1983 کو نافذ کر دیا گیا۔(11)

جنگی تنازعات میں آگ سے پھیلنے والے نقصانات:

آگ انسان کی بنیادی ضروریات میں شامل ہے لیکن فضائی آلودگی کی سب سے بڑی وجہ آگ اور دھواں ہے۔ آج کل جنگوں میں بم اور میزائل استعمال کیے جاتے ہیں جو آگ کے شعلے ہوتے ہیں جہاں گرتے ہیں آگ لگا دیتے ہیں جو نہ صرف انسانوں کو جلا کے راکھ کر دیتی ہے بلکہ درختوں، فصلوں اور جنگلات کو راکھ بنا دیتی ہے۔ وہ راکھ فضا کو آلودہ اور پانی کو پراگندہ کر دیتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے آگ سے عذاب دینے سے منع فرمایا ہے:

عن ابي هريرة رضي الله عنه، انه قال: بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعث، فقال:" إن

وجدتم فلانا وفلانا فاحرقوهما بالنار"، ثم قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم" حين اردنا الخروج إني امرتكم ان تحرقوا فلانا وفلانا، وإن النار لا يعذب بها إلا الله، فإن وجدتموهما فاقتلوهما۔(12)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ فرمایا اور یہ ہدایت فرمائی کہ اگر تمہیں فلاں اور فلاں مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا' پھر جب ہم نے روانگی کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں اور فلاں کو جلا دینا۔ لیکن آگ ایک ایسی چیز ہے جس کی سزا صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔ اس لیے اگر وہ تمہیں ملیں تو انہیں قتل کرنا (آگ میں نہ جلانا)

جنگی تنازعات میں صوتی آلودگی:

صوتی آلودگی نہ صرف انسانوں کو متاثر کرتی ہے بلکہ جانوروں اور پرندوں کو بھی متاثر کرتی ہے۔ صوتی آلودگی انسان کی ذہنی اور نفسیاتی صحت پر کافی حد تک اثر انداز ہوتی ہے۔ جنگ کے دوران بم دھماکوں، میزائل کے حملے اور گولیوں کی آوازیں انسانوں میں خوف وہراس، بے چینی، غصہ اور ڈپریشن کا سبب بنتے ہیں۔ اسی طرح جنگی تیاروں، ہیلی کاپٹروں، ٹینکوں اور سائرن کی آوازیں بھی بہت متاثر کرتی ہیں۔ ان آوازاں کی وجہ سے لوگوں کی کانوں کے پردے متاثر ہوسکتے ہیں، نیند میں خلل واقع ہوتا ہے اور دماغی دباؤ بھی بڑھتا ہے۔

صوتی آلودگی کے جانوروں پر اس طرح اثرات مرتب ہوتے ہیں جانوروں کے ڈر کے سبب حمل ضائع ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے افزائش نسل میں کمی واقع ہوتی ہے۔ جانور شور وغل کی وجہ سے اپنے راستے بھول جاتے ہیں۔ اسی طرح پرندے خوف کی وجہ سے علاقہ سے ہجرت کر جاتے ہیں جو ماحولیات کے لیے نقصان کا سبب بنتے ہیں۔

اسلام نے ہمیشہ سے اعتدال کا درس دیا ہے۔ بات کرنے میں بھی زیادہ تیز آواز میں بات کرنے سے بھی منع فرمایا:

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ(13)

ترجمہ: اور اپنی چال میں اعتدال کئے رہنا اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیونکہ (اُونچی آواز گدھوں کی ہے اور کچھ شک نہیں کہ) سب آوازوں سے بُری آواز گدھوں کی ہے۔

صحابہ کرام جنگ کے دوران شور وغل پسند نہیں فرماتے تھے۔

عن قيس بن عباد، قال: كان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يكرهون الصوت عند القتال .(14)

قیس بن عباد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قتال کے وقت آواز ناپسند کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے حتیٰ بلند آواز میں تکبیر کہنے سے بھی منع فرمایا:

عن ابي موسى، قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزاة، فجعلنا لا نصعد شرفا، ولا نعلو شرفا، ولا نهبط في واد، إلا رفعنا اصواتنا بالتكبير، قال: فدنا منا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال" يا ايها الناس، اربعوا على انفسكم، فإنكم لا تدعون اصم ولا غائبا، إنما تدعون سميعا بصيرا۔(15)

ترجمہ: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے اور جب بھی ہم کسی بلندی پر چڑھتے یا کسی نشیبی علاقہ میں اترتے تو تکبیر بلند آواز سے کہتے۔ بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب آئے اور فرمایا "اے لوگو! اپنے آپ پر رحم کرو، کیونکہ تم کسی بہرے یا غیر موجود کو نہیں پکارتے بلکہ تم اس ذات کو پکارتے ہو جو بہت زیادہ سننے والا بڑا دیکھنے والا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی حضرت ابوذر کو جو نصیحتیں فرمائی ہیں ان میں آپؐ نے تین مقامات پر آواز دھیمی رکھنے کی نصیحت فرمائی ہے، جیسے:

يَا أَبَا ذَرٍّ، اخْفِضْ صَوْتَكَ عِنْدَ الْجَنَائِزِ، وَ عِنْدَ الْقِتَالِ، وَ عِنْدَ الْقُرْآنِ.(16)

ترجمہ: اے ابوذر تین مقامات پر اپنی آواز پست رکھو؛ جنازہ کے وقت، جنگ کے وقت اور قرآن کی تلاوت کے وقت۔

انسان کی سماعت اور نفسیات کے بھی انسان پر حقوق ہوتے ہیں اور ان کی حفاظت کرنا دوسروں کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے۔ لہٰذا جنگی تنازعات میں صوتی آلودگی کی حفاظت کرنا بھی ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔

ماحولیات سے متعلق جنگ کے چند بنیادی اصول:

جنگ کے دوران عام طور ماحولیات کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ اسلام نے اگرچہ ماحولیات کے تحفظ کا حکم دیا ہے لیکن کچھ حالات میں جب حفظ جان اور ماحول کا مقابلہ ہو جائے تو چونکہ ماحول بھی انسانی جان کی حفاظت کے لیے ہی ہوتا ہے اس لیے وہاں انسانی جان کو مقدم رکھا گیا ہے۔ اگرچہ اسلام کا ماحولیات کو نقصان پہنچانے کا اصل حکم منع (Prohibition) ہے۔ جس کے دلائل درج ذیل آیات اور آحادیث ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِہَا۔(17)

ترجمہ: اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو۔

اسی طرح قتال اور جنگ حکم اگرچہ دیا گیا لیکن اس کی حد بندی بھی کی گئی:

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا(18)

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں لڑو ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو۔

حضور بنی اکرم ﷺ جب بھی لشکر کو تیار کر کے جنگ کے لیے روانہ کرتے تو ان کو یہ نصیحتیں فرماتے تھے جن میں ماحولیات کے تحفظ کا واضح حکم ہے:

ولا تَقْتُلُوا وَلِيدًا طِفلًا ولا امرأةً ولا شيخًا كبيرًا ، ولا تُغَوِّرُنَّ عيْنًا ، ولا تَعْقُرُنَّ شجرَةً إلا شجرًا يمنعُكم قِتالًا أو يحجزَ بيْنَكم وبيْنَ المشركينَ ، ولا تُمثِّلوا بآدميٍّ ولا بَهيمةٍ ، ولا تَغدِروا ، ولا تَغُلُّوا۔(19)

ترجمہ: کسی بچے کو قتل نہ کرنا، کسی عورت کو قتل نہ کرنا، کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا، چشموں کو خشک و ویران نہ کرنا، جنگ میں حائل درختوں کے سوا کسی دوسرے درخت کو نہ کاٹنا، کسی انسان کا مثلہ نہ کرنا، کسی جانور کا مثلہ نہ کرنا، بد عہدی نہ کرنا اور چوری و خیانت نہ کرنا۔

مگر عسکری ضرورت (الضرورة الحربية) کی صورت میں اور فقہ کے اصول الضرورات تبیح المحظورات کے تحت، قدرے ضرورت کے مطابق غیر مقاتلین و عام ماحول کو حتی الامکان محفوظ رکھتے ہوئے محدود اجازت ہو سکتی ہے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے قلعے کا محاصرہ فرمایا تو آس پاس کے کچھ کھجور کے درخت کاٹنے پڑے تھے، اس پر کچھ لوگوں نے اعتراض کیا تھا کہ پھل دار درخت کاٹنا مناسب نہیں تھا، اس کے جواب میں اس آیت نے فرمایا کہ جو درخت کاٹے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکم سے کاٹے گئے ہیں، اور جنگی حکمت عملی کے طور پر اگر کسی برحق جہاد میں ایسا کرنا پڑے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(20)

اس کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت کریمہ ہے:

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآىِٕمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ(21)

جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا۔

عسکری ضرورت کے تحت اگرچہ اجازت دی گئی ہے لیکن اس میں بھی حدود کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ ضرورت بھی پوری ہو جائے اور ماحولیات کا نقصان بھی نہ ہو۔ حضور ﷺ کے محاصرہ طائف سے یہ مثال ملتی ہے:

جب اہل طائف نے محاصرہ کے دوران سخت مزاحمت کی تو مسلمانوں نے ان کے باغات کو کاٹنے اور جلانے کا اقدام شروع کیا۔ اہل طائف نے درخواست کی: اے محمد! آپ اللہ اور صلہ رحمی کی تعلیم دیتے ہیں، ہمارے باغات نہ جلائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی درخواست قبول کی اور مزید نقصان پہنچانے سے منع فرمایا۔(22)

کن حالات میں ماحولیاتی نقصان جائز ہے؟

- دشمن پیش قدمی کر رہا ہو تو ان کو روکنے کے لیے محدود درختوں کو کاٹنا، پل توڑنا یا زمین پر خندق بنانا جائز ہے۔ اس صورت مین شرط یہ ہے کہ یہ نقصانات محدود اور متناسب ہوں کسی غیر مقاتل کو نقصان نہ پہنچے، پینے کا پانی اور ہسپتال محفوظ رہیں۔
- بڑے نقصان سے بچنے کے لیے چھوٹا نقصان جائز ہو جاتا ہے۔ جیسے دشمن کا کیمیائی گودام جس سے بہت کا نقصان ہونا ہو اسے تباہ کیا جا سکتا ہے۔
- دشمن کی طرف سے اگر حملہ کیا جا رہا ہو تو جوابی حملہ سے پودوں اور درختوں کو محدود نقصان پہنچا سکتے ہیں۔
- اگر مال مویشی اور زراعت دشمن کی طاقت ہو تو اس کی طاقت کو توڑنے کے لیے جس سے عام لوگ متاثر نہ ہوں اس حد تک نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

خلاصہ:

ماحولیاتی بحران آج کی دنیا کا سب سے بڑا چیلنج ہے، اور جنگی تنازعات نے اس بحران کو مزید بڑھا دیا ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ ہمیں نہ صرف ان مسائل کی وجوہات سمجھاتی ہے بلکہ ان کے پائیدار حل بھی فراہم کرتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سیرتِ نبوی ﷺ کے ان سنہری اصولوں کو اپنی ذاتی زندگی، معاشرتی نظام اور بین الاقوامی پالیسیوں کا حصہ بنائیں۔ یوں نہ صرف انسانی بقا ممکن ہو گی بلکہ کائنات کی خوبصورتی اور توازن بھی برقرار رہے گا۔

اسلام کا مزاج زمین کی اصلاح اور توازن ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ نے جنگ جیسے اضطراری مرحلے کو بھی اخلاقی ضوابط میں باندھا، جن کی رُوح عدمِ فساد، عدل، رحمت اور بحالی ہے۔ اگر جدید ریاستیں اور افواج ان اصولوں کو Institutionalize کر لیں تو نہ صرف انسانی جانیں بلکہ زمین، پانی، کھیت، جنگلات اور حیاتیاتی تنوع بھی محفوظ رہیں گے۔ یہی مقاصدِ شریعت کی سمت اور پائیدار امن کا راستہ ہے۔

سفارشات:

- حکومتوں کو چاہیے کہ سیرتِ نبوی ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں ماحولیات کے تحفظ کے لیے پالیسی بنائیں اور جنگی تنازعات میں ان اصولوں پر سختی سے عمل کرائیں۔
- اقوامِ متحدہ اور عالمی اداروں کو چاہیے کہ اسلامی تعلیمات میں موجود ماحولیاتی رہنمائی کو پالیسی سازی کا حصہ بنائیں۔ خاص طور پر جنگی قوانین میں کھیتوں، باغات اور پانی کے ذرائع کے تحفظ کو لازمی قرار دیا جائے۔
- یونیورسٹیوں اور مدارس میں سیرت النبی ﷺ کے ماحولیاتی پہلوؤں کو بطور مضمون شامل کیا جائے تاکہ نئی نسل ان اصولوں کو سمجھ کر ان پر عمل کرے۔
- مسلم ممالک کو بڑے پیمانے پر شجر کاری مہمات چلانی چاہئیں اور پانی کے بہتر انتظامات کرنے چاہئیں تاکہ جنگی اور غیر جنگی حالات میں ماحول محفوظ رہے۔
- مسلمانوں کو چاہیے کہ مسیحی، یہودی اور دیگر مذاہب کے ساتھ مل کر ماحولیات کے تحفظ کے لیے مشترکہ فورمز پر کام کریں، کیونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو پوری انسانیت سے متعلق ہے۔
- علما، خطبا اور میڈیا کو چاہیے کہ وہ اپنے بیانیے میں ماحولیاتی شعور پیدا کریں اور عوام کو اس بات پر آمادہ کریں کہ ماحولیات کا تحفظ بھی ایمان کا حصہ ہے۔

حوالہ جات و حواشی

1. الاعراف،56:07
2. ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:4000
3. یٰسین،33-35
4. بحار الأنوار، باقر مجلسی، محمد باقر، ج7، ص97۔
5. ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، ج:1، ص:147، رقم الحدیث:7065
6. القشیری، مسلم بن حجاج، مسلم فی الصحیح، ج:1، ص:235، رقم الحدیث:281
7. بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، ج:2، ص:817، رقم الحدیث:1553
8. نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، رقم الحدیث:4450
9. گوئینڈی، بینا نازلی، فضائی آلودگی۔ تاریخ، سائنس اور حل۔ اردو سائنس بورڈ لاہور، 2019ء، ص:52
10. الروم،51:30
11. http/www.unece.org/fileadmin/DAM/env/lrtap/lrtap-h1.htm
12. بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الجہاد السیر، رقم الحدیث:3016
13. لقمان،19
14. سنن ابی داود، کتاب الجہاد، رقم الحدیث:2656
15. بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، ج:5، ص:2346، رقم الحدیث:6021
16. الأمالي، طوسی، محمد بن الحسن، ص533، مکارم الأخلاق، طبرسی، حسن بن فضل، ص465۔
17. الاعراف،56:07
18. البقرہ،190:02
19. احمد بن حسین، ابو بکر، البیہقی، السنن الکبریٰ، رقم الحدیث:18155
20. عثمانی، مفتی تقی، آسان ترجمہ قرآن، مکتبہ معارف القرآن کراچی، ج:3، ص:1703
21. الحشر،05:59
22. ابن ہشام، محمد ابن مالک، سیرت ابن ہشام، جلد4، صفحہ 66-67